رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

Regd No 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

لاہور - پاکستان

یوم :- دوشنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۱۲ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

قیمت فی پرچہ ۱ ار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | یکم ظہور ۱۳۲۷ ہش | ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ | یکم اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۷۴

عراق اور شام کو ایک ہی مملکت میں ملا دینے کی اہم تجویز

دونوں حکومتوں کے درمیان عنقریب گفت وشنید شروع ہونیوالی ہے

یروشلم ۳۱ جولائی - عربوں نے اتحادی قوموں کے ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ سے شکایت کی ہے کہ یہودیوں نے تل ابیب سے حیفہ جانیوالی سڑک پر تین عرب دیہات پر شدید حملے کر کے ہزاروں بے کس عرب مہاجرین کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے۔ شکایت موصول ہوتے ہی غیر ملکی مبصروں نے فوراً تحقیقات شروع کی۔ اور تباہ شدہ دیہات کا دورہ کیا۔ وہاں اُنہوں نے زندگی کا کوئی نشان نہ پایا۔ چنانچہ اُنہوں نے یہودیوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ پھر عارضی صلح کی خلاف ورزی ہیں جارحانہ اقدامات کر کے اس کی شرائط کو عمداً توڑنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

نیز خبر ملی ہے کہ بیت المقدس کے کچھ حصوں میں ایک ایک گھر کے لئے شدید لڑائی ہو رہی ہے اس سلسلے میں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہودی ثالث کی تجاویز کے مطابق بیت المقدس سے اپنی فوجیں ہٹا لینے سے انکار کر چکے ہیں۔

بیروت کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ شام اور عراق اس بات کے لئے تیار ہو گئے ہیں کہ دونوں مملکتوں کو ملا کر صرف ایک آزاد خود مختار مملکت بنا دی جائے۔ عنقریب بڑوں ملکوں کے نمائندوں میں بات چیت شروع ہونیوالی ہے۔ اس سلسلے میں پہلا قدم یہ ہوگا کہ دونوں ملکوں کی فوجوں کو ملا کر ایک فوج بنا دیا جائیگا

اتحادی قوموں کی چھوٹی اسمبلی نے ایک سکیم منظور کی ہے۔ اور وہ یہ کہ اتحادی ثالثوں کی ایک مستقل کمیٹی بنا دی جائے۔ ہر ممبر ملک پانچ پانچ نام پیش کرے اور جب کبھی کوئی جھگڑا اُٹھ کھڑا ہو۔ ان میں سے حسب ضرورت ثالث منتخب کر کے تصفیہ کرانے کے لئے بھیجدیئے جائیں۔ اور یہ کمیٹی پانچ سال تک کام کرے۔

کراچی ۳۱ جولائی - پیر کے روز سندھ کے ڈسٹرکٹ کلکٹروں کا ایک جلسہ ہو رہا ہے جسمیں غور کیا جائیگا کہ مغربی پنجاب سے آنیوالے اور کتنے مہاجرین صوبہ سندھ میں لبائے جا سکتے ہیں

* دیئے جائیں۔ لیکن دنیا کی موجودہ صورت حال اور اس خیال کے ماتحت کہ تیل کی ضروری مقدار فراہم نہ ہو سکے گی۔ یہ خیال ترک کر دیا گیا۔ (سول)

کشمیر کی آڑ میں پاکستان پر دو طرفہ چڑھائی کے منصوبے بے نقاب کر دئیے گئے

پاکستانی فوجیں جنگ کشمیر میں حصّہ لینے پر مجبور ہو گئیں

لاہور ۳۱ جولائی - اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ اس خبر کا ذمے دار ہے کہ پاکستانی نمائندوں نے کشمیر کمیشن کو مطلع کر دیا ہے کہ مئی ۱۹۴۸ء میں پاکستانی فوجوں کا جنگ کشمیر میں حصہ لینا ناگزیر ہو گیا تھا۔ چنانچہ آزاد فوجوں کی حمایت میں پاکستانی فوجوں کو لڑائی میں حصہ لینے کی اجازت دے دی گئی۔ یہ محض ایک دفاعی اقدام تھا جو خاص پاکستان کے خلاف ہندوستان کی بڑھتی ہوئی جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے کرنا پڑا۔ چنانچہ پاکستانی فوجوں نے بجز اس کے کوئی اقدام نہیں کیا کہ وہ ہندوستانی فوجوں کو پاکستان کی حدود کی طرف بڑھنے سے روکتی رہیں۔ کمیشن پر یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ ہندوستانی فوجوں نے جنگ کشمیر کے دوران میں کئی مرتبہ پاکستانی سرحدوں کو عبور کر کے منتظم حملے کئے یہاں تک کہ گڑھی حبیب اللہ پر بھی بمباری کی گئی۔ اس بات کا تحریری ثبوت بھی پیش کیا گیا ہے کہ کشمیر میں گرمائی حملے کی مہم کا اصل مقصد پاکستان کے خلاف دو طرفوں سے چڑھائی کرنا تھا۔ یعنی ایک طرف سے ہندوستانی فوجوں کی یلغار اور دوسری طرف سے فقیر ایپی کی ریشہ دوانیوں کے ذریعے منظم حملے کی تیاری۔ یاد رہے گذشتہ مہینے پریس میں فقیر ایپی کے ایک ایلچی کی گرفتاری کی خبر شائع ہوئی تھی جو پنڈت نہرو کے پاس خفیہ مراسلات لیکر جا رہا تھا۔ جن میں پاکستان کیخلاف دو مختلف محاذ کھولنے کیطرف واضح اشارہ موجود تھا۔ اس خبر کی حکومت ہند کیطرف سے آجتک کوئی تردید نہیں ہوئی ہے اپنے اس اقدام کے جواز میں پاکستان کیطرف سے بہت سے سیاسی جغرافیائی اور اقتصادی دلائل دئے گئے ہیں اور پاکستان کیخلاف ہندوستان کے خفیہ منصوبوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

کشمیر اور حیدر آباد کے متعلق ہندوستان کی پالیسی ظالمانہ ہے

گوجرانوالہ ۳۱ جولائی - مسٹر غضنفر علی خاں جو ایران میں پاکستان کے سفیر مقرر ہوئے ہیں۔ کل یہاں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کشمیر اور ہندوستان کے متعلق ہندوستان کی پالیسی ظالمانہ ہے اس کی پالیسی یہ ہے کہ وہ ناجائز دباؤ ڈال کر اور جھوٹے وعدوں سے کام لیکر کمزوروں پر اپنی مرضی ٹھونسنا چاہتا ہے۔ آپ نے پنڈت جواہر لال نہرو کی مدراس والی تقریر کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ ان کی باتیں بالکل بے بنیاد اور بے معنی ہیں۔

پاکستان برطانیہ سے دو کروڑ روپے کی مالیت کا ریلوں کا سامان خرید رہا ہے

کراچی ۳۱ جولائی - پاکستان کا ریلوے مشن جو انگلستان میں ہے امید ہے کہ دو کروڑ روپے کی مالیت کا سامان برطانیہ سے خرید کریگا۔ یہ وفد پاکستان کیلئے ریلوے انجن حاصل کرنے کی بھی کوشش کر رہا ہے پہلے خیال تھا کہ پاکستان میں کوئلہ کی قلت کی وجہ سے تیل سے چلنے والے انجن خرید ے جائیں اور موجودہ انجنوں کی بجائے پاکستان میں رائج کر *

ہندوستانی فوج نے ٹیٹوال خالی کر دیا

مظفر آباد ۳۱ جولائی - کشمیر مسلم کانفرنس کے محکمہ نشر و اشاعت کا ایک نوٹ مظہر ہے کہ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ ٹیٹوال کے سارے محاذ سے ہندوستانی فوج پسپا ہو گئی ہے ہندوستانی فوج کا نقصان بہت زیادہ ہوا ہے مگر اس نے پسپا ہوتے ہوئے مقامی باشندوں کی تباہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مردوں کو قتل کر دیا۔ اور گھروں کو لوٹ کر آگ لگا دی یہ آگ پہاڑیوں پر دور دور سے نظر آتی تھی۔

انڈین یونین کی نگاہ میں شیخ عبداللہ کی وفاداری مشتبہ ہو گئی

کمیونسٹوں سے ساز باز کا الزام

لاہور ۳۱ جولائی مسلم کانفرنس کے محکمہ نشر و اشاعت کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ سرینگر سے آمدہ ایک مشہور کارکن نے بتایا ہے کہ انڈین یونین کی نگاہ میں شیخ عبداللہ کی وفاداری مشتبہ ہو گئی ہے سنہ کیا جاتا ہے کہ وہ دراصل کمیونزم کا حامی ہے یہی وجہ ہے کہ دفاع اور مالیات کے محکمے شیخ صاحب کو نہیں دئے جا رہے شیخ صاحب کے دو ساتھی مسٹر غلام محمد صادق اور بخشی غلام محمد کو کھلم کھلا کمیونسٹ گردانا جا رہا ہے یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے کمیونسٹ بھی شیخ صاحب کے حامی ہیں۔ شیخ محمد عبداللہ نے کشمیر میں آئندہ کے لئے جو پروگرام شائع کیا ہے وہ کمیونزم کا آئینہ دار ہے ٭ کہا جاتا ہے کہ چیکوسلواکیہ کو ہندوستان کی طرف سے ممبر بنوانے کا مشورہ ہندوستانی وفد کو شیخ محمد عبداللہ نے ہی دیا تھا۔ چیکوسلواکیہ کی موجودہ حکومت کمیونسٹ ہے اور شیخ چاہتا ہے کہ روس اور کمیونسٹوں کو کشمیر کے مسئلہ میں مداخلت کا موقعہ ملے۔ انڈین یونین والے اب اس سلسلہ میں اپنی غلطی محسوس کر رہے ہیں۔

ہنگری کا صدر مستعفی ہو گیا

بوڈاپسٹ ۳۱ جولائی - ہنگری کے صدر ایم ٹلڈی اپنے داماد کی گرفتاری پر صدارت کے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کے داماد پر غداری اور دھوکے بازی کا الزام ہے۔ ایم ٹلڈی نے یکم فروری ۱۹۴۶ء کو اس عہدے کا چارج سنبھالا تھا۔ انہوں نے ایک خط میں وزیر اعظم کو لکھا ہے کہ مجھے اپنے داماد کی سرگرمیوں اور کرتوتوں کا کوئی علم نہ تھا لیکن ایک فرد خاندان کی اس حرکت پر اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے میں اپنے عہدے سے مستعفی ہوتا ہوں۔

قلات کا نیا وزیر اعظم

کراچی ۳۱ جولائی معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر محمد ظریف خاں سابق رکن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ریاست قلات کا نیا وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی - اے - ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۵ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا گیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل بی

حقیقی سادہ زندگی اور جماعت احمدیہ

(از مکرم جناب خواجہ غلام نبی صاحب ۔ جے ۲۵ ماڈل ٹاؤن)

۲۷ جولائی کے الفضل میں ایک مضمون "سادہ زندگی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں کسی "رفیق بک مصری" کی کتاب ہے جس کا نام نہیں دیا گیا۔ چند اقتباسات پیش کئے گئے ہیں

خلاصہ اقتباسات

موٹی موٹی باتیں جو پیش کردہ اقتباسات سے اخذ کی جا سکتی ہیں یہ ہیں (۱) کارکن بیت المال سے اسی قدر لیں جو ان کی بھوک روک سکے اور ان کے بدن کو چھپا سکے (۲) روکھی سوکھی روٹی کھانے کے سوا کسی اور چیز کے کھانے کا خیال تک نہ آئے اگر کسی کی سلیقہ شعار بیوی اپنا اور اپنے بچوں پیٹ کاٹ کر کچھ اس سے پس انداز کرتے کہ منہ میٹھا کرنے کے لئے کچھ خرید سکے۔ تو خاوند اسے بیت المال میں جمع کرا دے اور اسی مقدار سے اپنے ماہوار میں کمی کرائے (۳) مرنے کے وقت وصیت کرے کہ پرانے کپڑوں کا کفن دیا جائے۔ اور جو کچھ اسے بیت المال سے اسے ملتا رہا ہے وہ اس کے متروکہ سے وصول کر لیا جائے (۴) بوسیدہ چٹائی پر سوئے اور اگر کوئی بوریہ تبدیل کرنے کے لئے کہے۔ تو فرمائے یہ ہمارا گھر نہیں ہے۔ اصل گھر تو دار الآخرت ہے ہم نے اپنا اسباب وہیں بھیج دیا ہے۔

غور فرمایئے کوئی ان باتوں پر عمل کرتا ہے۔ یا کر سکتا ہے؟

موجودہ اور سابقہ زمانہ میں فرق

اوّل تو اس قسم کی روایات بڑے غور و فکر کی محتاج ہیں۔ اور ان کو لفظ بلفظ درست مان لینا حد سے بڑھی ہوئی خوش فہمی کے مترادف ہے پھر ان کے ماحول کو مد نظر نہ رکھنا بہت بڑی غلطی ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ جس زمانہ کی باتیں پیش کی جا رہی ہیں ان میں اور موجودہ زمانہ کے حالات میں بلا مبالغہ زمین و آسمان کا فرق ہے موجودہ اور سابقہ تہذیب، تمدن، خوراک، لباس، رہن سہن، مصروفیات اور انہماک وغیرہ میں اس قدر تغیر آ چکا ہے۔ کہ زندگی کے کسی ایسے پہلو میں جس کے متعلق اسلام نے کوئی پابندی عائد نہیں کی۔ بلکہ حالات کے مطابق طریق عمل اختیار کرنا جائز قرار دے دیا ہے۔ اگر کوئی شخص وہی طریق اختیار کرنا چاہے۔ جو آج سے تیرہ سو سال قبل کی معاشرت اور تمدن کے لحاظ سے موزوں اور پسندیدہ تھا تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ آرام و چین کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس قسم کے کپڑے کا اور جس طرز کا لباس عام طور پر پہنا جاتا تھا۔ ہمارے ملک میں آج کیا ہیں پہنا جاتا جس قسم کے چمڑے اور جس شکل کی جوتی اس زمانہ میں استعمال کی جاتی تھی۔ آج کیوں نہیں کی جاتی جس قسم کی خوراک اس زمانہ میں کھائی جاتی تھی۔ آج کیوں نہیں کھائی جاتی؟

حضرت عائشہ کا دردناک واقعہ

آج تو الگ رہا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے تھوڑا ہی عرصہ بعد چکی کا پسا ہوا باریک آٹا جب میسر آنے لگا تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حلق میں لقمہ اس لئے اٹک اٹک جاتا اور آپ کے آنسو نکل آتے۔ کہ کاش اس قسم کا آٹا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں میسر آتا۔ تو آپ کی خدمت میں اس کی روٹی پیش کی جاتی اور آپ تناول فرماتے اگر اتنے تھوڑے سے عرصہ میں روٹی کی شکل و شباہت اور اس کے مزے میں اتنا خوشگوار تغیر آ سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی محرم راز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خواہش فرماتی ہیں۔ اور ایسی خواہش کہ ایک طرف تو اس کی شدت سے لقمہ حلق میں پھنس جاتا ہے اور دوسری طرف آنسو بہ پڑتے ہیں کہ کاش یہ روٹی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تناول فرماتے تو غور فرمایئے صدیاں گذرنے کے بعد خورد و نوش کی اشیاء کیا سے کیا بن چکی ہیں۔ پھر حضرت عائشہؓ کی اس خواہش سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر روٹی اس تغیر پذیر شکل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی تو آپ ضرور تناول فرما لیتے اور اسے رد نہ کر دیتے۔ پھر کیوں موجودہ زمانہ میں کھانے پینے کی جو جائز چیزیں میسر ہیں انہیں حسب استطاعت استعمال کرنا پسندیدہ نہ سمجھا جائے اور صاحب مقدور لوگوں کو بھی روکھی سوکھی کھانے کی تلقین کی جائے

ترقی یافتہ اشیاء اور اسلام

حقیقت یہ ہے کہ زمانہ نے ترقی کرتے کرتے سابقہ تمام چیزوں کو بدل کر بالکل نئے رنگ میں پیش کر دیا ہے ادھر اسلام نے بعض اصولی احکام کے ساتھ اس بات کو جائز قرار دے رکھا ہے کہ اگر کھانے پینے اور پہننے کی کوئی جائز چیز نئی شکل اور نیا ڈھنگ اختیار کر لیتی ہے۔ اور زیادہ مفید اور خوش ذائقہ بن گئی ہے۔ تو حسب استطاعت اس سے ضرور فائدہ اٹھاؤ۔ اور خدا کا شکر ادا کرو۔ جس نے تمہیں یہ نعمت عطا کی ہے دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کپڑے کی قلت کی وجہ سے اگر بڑی احتیاط سے کام لیا جاتا اور ہر ممکن طریق کپڑے کو قابل استعمال بنائے رکھنے کے لئے اختیار کیا جاتا تھا پھٹنے پر فوراً ٹانکے لگا لئے جاتے تھے۔ تو زمانہ کی حالت اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر نہ اسے معیوب سمجھا جاتا اور نہ کوئی حرج واقعہ ہوتا۔ لیکن جب کپڑے کی ویسی کمیابی نہ رہی اس وقت اگر کوئی ایسا انسان جو اتنے وقت میں جتنا اسے اپنے کپڑے مرمت کرنے میں لگے اپنے لئے یا بنی نوع انسان کے لئے زیادہ مفید کام کر سکتا ہے۔ تو اس کے لئے یہی بہتر اور مناسب ہے کہ اپنے دریدہ اور بوسیدہ لباس کو پیوند ٹانکے لگانے اور دھجیاں جوڑنے کی بجائے نیا لباس پہن لے اور اپنا وقت کسی اور مفید کام میں صرف کرے

نئی اشیاء استعمال کرنے کی ضرورت

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کاغذ کی نایابی کی وجہ سے قرآن کریم کی آیات چمڑے کے ٹکڑوں وغیرہ پر لکھی جاتی تھیں لیکن اگر کوئی آج یہی طریق اختیار کرے۔ اور اسے بڑے ثواب کا کام سمجھے۔ تو اسے کون عقلمند کہے گا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدہ کے زمانہ میں جن آلات حرب سے کام لیا جاتا تھا۔ اور جن کے ذریعہ مسلمانوں نے ساری معلومہ دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ اور ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک اسلامی پرچم لہرا دیا۔ اگر آج وہی استعمال کرنے پر اصرار کیا جائے۔ اور اسے بڑی نیکی اور تقا سمجھا جائے۔ جب کہ تیس تیس من کا گولہ کئی کئی میل تک پھینکنے والی توپیں استعمال کی جاتی ہیں اور ہوائی جہازوں سے بڑے بڑے وزنی گولے گرائے جاتے ہیں۔ تو کوئی مسلمان حکومت ایک دن کے لئے بھی صفحہ عالم پر رہ سکتی ہے؟

موجودہ زمانہ کی سادہ زندگی

بات یہ ہے کہ اشیاء کی قلت۔ حالات کی نوعیت اور ملکی طور و طریق کی مطابقت کے لحاظ سے صحابہ کرام نے جس رنگ میں زندگی بسر کی وہی موزوں۔ مناسب اور اس زمانہ کے لوگوں کے لئے اسوۂ حسنہ تھی۔ اور آج احکام شریعت کے پیش نظر اسراف اور فضول خرچی سے بچتے ہوئے عیش و عشرت کے اسباب ترک کرتے ہوئے۔ ضروریات زمانہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنی دینی اور دنیوی مصروفیت اور جد و جہد کو مفید سے مفید تر بناتے ہوئے جو سادہ زندگی اختیار کی جا سکتی ہے۔ وہ اس کے سوا کوئی ہو ہی نہیں سکتی جس کی تلقین کئی سال سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرما رہے ہیں اور جس پر خود عمل کر کے ساری جماعت کے لئے مثال دے رہے ہیں یوں تو آج کل ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو صرف لنگوٹی باندھتے۔ اچھی خوراک کو بھی خراب کر کے یعنی راکھ وغیرہ ڈال کر کھاتے ہیں۔ زمین پر سوتے ہیں۔ نہ گھر رکھتے ہیں نہ گھاٹ نہ کوئی سامان رکھتے ہیں۔ نہ اسباب۔ مگر ان کے متعلق نہیں کہا جاتا کہ قابل تعریف اور صحابہ کرام سے بھی (نعوذ باللہ) بڑھ کر سادہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بلکہ ہر صاحب بصیرت انسان ان کو اسلام کے چہرہ پر سیاہ داغ سمجھتا ہے اور اُمت مسلمہ کی پیٹھ کا نہایت ناگوار بوجھ خیال کرتا ہے وہ نہ صرف اپنی زندگیاں برباد کئے بیٹھے ہیں بلکہ اپنے چیلے چانٹے بنانے کے لئے سینکڑوں نہیں ہزاروں نوجوانوں کی زندگیاں برباد کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

صحابہ کا طریق عمل

صحابہ کرام نے جو رنگ اختیار کیا۔ حالات کے ماتحت کیا۔ ایک وقت اگر نماز پڑھتے ہوئے ان کا ستر کھل جاتا تھا۔ تو محض اس لئے کہ جتنا کپڑا ان کو پہننے کے لئے ملتا۔ اس سے زیادہ میسر ہی نہ آ سکتا تھا۔ لیکن جب وہ وقت آیا کہ قیصر و کسریٰ کے خزانے ہاتھ آئے۔ تو وہی ابو ہریرہؓ جو بھوک کے مارے بیہوش ہو ہو کر گر پڑا کرتے تھے اس شہنشاہی رومال میں جو خاص دربار کے وقت شہنشاہ کے استعمال میں آتا تھا۔ بلغم تھوکتے بھی دیکھے گئے کئی جلیل القدر صحابہ بڑے بڑے مالدار تھے۔ جو اما بنعمۃ ربک فحدث کے ماتحت حسب حیثیت اموال بینے اور اپنے عزیز و اقارب پر صرف کرتے تھے۔ مگر ایک طرف تو اسراف و تبذیر سے ہر وقت پہلو بچائے رکھتے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتے۔ ضرورت کے وقت بے دریغ اپنے خزانوں کے منہ کھول دیتے زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرتے اور صدقہ و خیرات کے لئے بھی ہر وقت ہاتھ کھلے رکھتے اور یہی اسلام کا اصل منشاء اور یہی اس کی تعلیم ہے

مسلمانوں کی ترقی اور تنزل

جب تک مسلمان اس تعلیم پر چلتے رہے ترقی ان کے قدم چومتی رہی اور اقبال ان کی دربانی کرتا رہا لیکن جب کسی ایک طرف جھک گئے۔ ذلت اور مسکنت کے گڑھے میں جا گرے جو لوگ اسراف اور فضول خرچی میں پڑ کر خدا اور اس کے رسول کو بھول گئے وہ تباہ کن عیش و عشرت کا شکار ہو کر دشمن کا تر نوالہ بن گئے اور جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خانقاہوں اور تکیوں میں جا بیٹھے اور بزعم خود سادہ زندگی اختیار کر لی وہ اپنے ہاتھ پاؤں توڑ کر مسلمانوں کی دکھتی کمر کا مزید بوجھ بن گئے۔ ان حالات میں مسلمانوں کا ستارہ بلندی کی بجائے پستی میں جا چھپا۔ اب خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کی ترقی اور عروج کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی ہے جسے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کامیابی کے رستہ پر چلا رہے ہیں۔ آپ نے سادہ زندگی اختیار کرنے کے متعلق بھی ضروری اور مفید ہدایات دے رکھی ہیں اسے جماعت جتنے اخلاص

روزنامہ الفضل
یکم اگست ۴۸ء

ناکہ بندی

برطانوی دار العوام میں حیدر آباد اور انڈین یونین کے معاملہ پر بحث کے دوران میں مسٹر ونسٹن چرچل نے کہا ہے۔ کہ ہند نے جو ناکہ بندی ریاست حیدر آباد کی کر رکھی ہے۔ وہ برلین میں روسی کارروائی کے مشابہ ہے۔

مسٹر چرچل کی اس بات کو محض حکومت کے خلاف معاندانہ [illegible] کر ٹال دینا ممکن نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ مسٹر چرچل نے ریاست حیدر آباد کی مصیبت کو بیان کرنے کے لئے جو مثال دی ہے۔ گو ظاہری لحاظ سے بالکل درست ہے۔ مگر ریاست حیدر آباد اور برلین کی ناکہ بندی میں بہت بڑا فرق ہے۔ برلین کی صورت میں روس کے مقابلہ میں اس وقت دنیا کی سب سے بڑی طاقتیں ہیں۔ جو روس کو دھمکیاں دے سکتی ہیں۔ بھر بزور اور علی الاعلان ضروریات زندگی منقطع حصہ میں پہونچا سکتی ہیں۔ لیکن ریاست حیدر آباد کی پشت پر ایک بھی ایسی طاقت نہیں ہے۔ جو بزور ضروریات وہاں پہونچانے کا ادعا کر سکے۔ پھر برلین کی صورت میں روس دراصل ان بڑی بڑی طاقتوں کے افعال کی وجہ سے ناکہ بندی کرنے پر آمادہ ہوا ہے۔ اہالیٔ برلین کو ان کی باہمی رقابت سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ اگر یہ بڑی طاقتیں آج ہٹ جائیں۔ تو روس فوراً ناکہ بندی ختم کر دے۔ لیکن حیدر آباد کی ناکہ بندی کا مطلب یہ ہے کہ ہند خود حیدر آباد کو جلد از جلد ہڑپ کرنا چاہتا ہے کسی دوسری طاقت کی مداخلت کا یہاں کوئی سوال ہی نہیں۔

حیدر آباد کی ناکہ بندی دراصل ہند یونین کی جلد کاری اور جلد کاری کی وجہ سے جو بوکھلاہٹ اس کی ذہنیت میں رونما ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ ہے۔ اگر ہند یونین صبر و تحمل سے کام لیتی۔ اور خواہ وہ نظام کی آزادی بھی تسلیم کر لیتی۔ تو چونکہ ریاست کا تمام علاقہ ہند کے علاقہ سے گھرا ہوا ہے۔ اور ہند پر اس کی زندگی کا بہت کچھ انحصار ہے۔ ممکن نہیں تھا۔ کہ ہند کے ساتھ اس کے تعلقات نہایت گہرے ہو جاتے۔

خود سردار پٹیل اور پنڈت نہرو اس بات کا کئی بار اظہار کر چکے ہیں۔ کہ ریاست حیدر آباد کا معاملہ دوسری ریاستوں کا سا نہیں ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ خاص سلوک روا رکھنا ضروری ہے۔ لیکن عملاً انڈین یونین کے یہ بڑے بڑے لیڈر حیدر آباد کو بھی اسی لاٹھی سے ہانکنا چاہتے ہیں۔ جیسے دوسری ریاستوں کو۔

پھر کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ پنڈت نہرو اور انڈین یونین کے دوسرے بے چین لیڈر محض اس خیال سے ریاست کو ملیا میٹ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس علاقہ پر ذمہ وار حکومت کا دور دورا دیکھنے کے متمنی ہیں۔ ان کے خیال میں نظام کی حکومت ایک دقیانوسی قسم کی خود مختار [illegible] ہے جو ملکی ترقی کے لئے اس زمانے میں موزون نہیں ہے۔ مگر باوجود انڈین یونین کی شورا شوری کے حیدر آباد کی رعایا نظام حکومت سے لپٹی ہوئی ہے۔ اور اندرون ملک میں کسی قسم کی بدامنی نہیں پھیلنے پائی۔ حالانکہ انڈین یونین نے بدامنی پھیلانے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔

ریاست میں باوجود کوشش کے بدامنی پیدا کرنے میں ناکامی اس بات پر صریح دلیل ہے۔ کہ رعایا اور رعاعی میں پورا پورا تعاون جو کسی بھی ملک کے لئے قابل فخر ہو سکتا ہے موجود ہے اور غیر مسلموں کی اکثریت کے باوجود نظام کی بے رو رعائت اور منصفانہ طرز حکومت کی کامیابی کا ایک زندہ ثبوت ہیں۔

ایسی ریاست میں دخل اندازی کرنا اور اسکو مٹانے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرنا انڈین یونین جیسی دنیاوی جمہوری حکومت کے لئے کس طرح زیبا ہے۔ اور نظام اور اس کی حکومت کو دقیانوسی وغیرہ کا خطاب دینا کہاں تک مناسب ہے اس کے مقابلہ میں ریاست کشمیر ہے کہ وہاں کی اکثر اکثریت نے ڈوگرہ مہاراجہ کے مظالم سے تنگ آ کر بغاوت کر دی۔ اور مہاراجہ اپنی پوری فوجی طاقت کے ساتھ بھی باغیوں کا مقابلہ نہ کر سکا تو اس نے انڈین یونین سے امداد کی۔ اور انڈین یونین فوراً یہ بھول گئی۔ کہ جو کچھ کشمیری عوام کر رہے ہیں۔ وہ عین جمہوریت ہے۔ اور اس کے اپنے اصولوں کے مطابق ہے۔ آزادی سے پہلے انڈین یونین کے یہی کانگرسی لیڈر کشمیر کے عوام کے حامی تھے۔ اور ان کو ڈوگرہ راج کے چنگل سے چھڑانے کے لئے خود پنڈت نہرو کو ڈوگرہ مہاراجہ کا ذلت آمیز سلوک برداشت کرنا پڑا تھا۔ لیکن آزادی ملتے ہی کانگرسی لیڈروں نے بالکل متضاد راستہ پر چلنا شروع کر دیا۔ مظلوم عوام کو چھوڑ کر اور جمہوریت کے سر پر خاک ڈال کر ظالم مہاراجہ کی حمائت کے لئے آمادہ ہو گئی۔

عمل میں یہ تفاوت کیوں؟ ایک طرف تو کشمیر میں ظالم ڈوگرہ مہاراجہ ہے۔ رعایا اسکو نہیں چاہتی وہ ملک میں ذمہ وار حکومت کی متمنی ہے لیکن انڈین یونین ان ترقی پسند عوام کے مقابلہ میں استبداد پسند شخصی راج کی حمایت کر رہی ہے۔ دوسری طرف حیدر آباد میں اکثریت نظام حکومت کی وفادار رہنا چاہتی ہے۔ اور اپنے حالات کے لئے اسکو معیاری حکومت تسلیم کرتی ہے۔ انڈین یونین اکثریت کو گمراہ کرنے کے لئے طرح طرح کے حیلے اختیار کرتی ہے ملک بالکل امن و آرام سے رہتا ہے۔ کوئی بے چینی اور بدامنی کے آثار موجود نہیں۔ لیکن انڈین یونین ہے۔ کہ کہتی ہے ہم دقیانوسی راج قائم نہیں رہنے دینگے۔ ہم یہاں ضرور اپنی مرضی کر کے رہیں گے۔ یہ کس قسم کی جمہوریت ہے؟ اس لئے مسٹر چرچل کا برطانوی دار العوام میں یہ کہنا کہ ہند یونین حیدر آباد سے وہی سلوک کر رہی ہے، جو روس برلن میں کر رہا ہے بظاہر تو درست ہے۔ مگر معنے کے لحاظ سے انڈین یونین کی حرکات کی نہائت کمزور تشریح ہے۔ حیدر آباد کی ناکہ بندی تمام آئینی۔ اخلاقی۔ منصفانہ اقدار کی نفی ہے۔ دنیا کی تاریخ میں ایسی کوئی مثال موجود نہیں نہ اس وقت ہے۔ اور نہ آئندہ شائد دنیا ایسی مثال پیش کر سکے۔

رائفل کلبیں

معاصر "مغربی پنجاب" نے حسب ذیل ایک اداراتی نوٹ شائع کیا ہے۔

> مشرقی پنجاب کے تین اضلاع یعنی گورداسپور امرتسر اور فیروزپور سے صرف ایک ماہ میں چار ہزار ایک سو پینتیس آدمی پولیس کے رائفل کلبوں سے رائفل چلانے کی مشق سے فارغ ہو کر نکلے۔ ان میں ایک سو ستر عورتیں بھی تھیں۔
>
> اطلاع مظہر ہے کہ مشرقی پنجاب کے تھانوں میں ۹۴ رائفل کلب قائم ہیں جہاں عام لوگ بندوق چلانے کی مشق کرتے ہیں۔ اور جب چاند ماری کا کورس پورا کر لیتے ہیں۔ تو انہیں سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے۔ یہ رفتار ظاہر کرتی ہے کہ مشرقی پنجاب کا بچہ بچہ چند ماہ کے دوران میں رائفل چلانے کے فن سے آشنا ہو جائے گا۔ مشرقی پنجاب فی الواقع ایسا آزاد قوم کے افراد بن چکے ہیں جنہیں ہر گونہ فوجی تربیت کی سہولتیں میسر ہیں۔ ہمارے ہاں مغربی پنجاب میں تو لوگ ابھی تک الاٹمنٹوں کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور یہاں رائفل چلانے کی مشق کرنا تو ایک طرف رہا رائفل کا نام تک لینا جرم ہے اس سے اندازہ کر لیجئے کہ ہم پاکستانی کس حد تک آزاد ہیں۔

معاصر نے بروقت پاکستانیوں کی توجہ ایک نہائت ضروری امر کی طرف دلائی ہے۔ ہم اس کی پُر زور تائید کرتے ہیں۔ اور حکومت اور عوام کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں۔ کہ وہ جلد از جلد حالات کی نزاکت کا اندازہ لگائیں۔ اور بجائے نفسا نفسی کے اور ایک دوسرے کی ٹانگ گھسیٹنے میں وقت ضائع کرنے کے پاکستان کے قیام و استحکام کے لئے ہر طرح سے اپنے آپ کو تیار کریں۔ مشرقی پنجاب کے جن اضلاع یعنی گورداسپور۔ امرتسر اور فیروزپور میں لوگوں کو کلبوں کے ذریعہ رائفل استعمال کرنے کی مشق کرائی جا رہی ہے۔ یہ اضلاع پاکستان کی سرحد پر واقع ہیں۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت اور عوام کیا سوچ رہے ہیں۔ اگر ان کا ارادہ پاکستان پر حملہ کرنے کا نہ بھی ہو۔ تو کم از کم ان کا یہ خیال ضرور ہے۔ کہ کبھی شائد پاکستان ہی حملہ کر دے۔ اگر سرحد کے عوام فوجی تربیت یافتہ ہوں گے۔ تو فوجی بھرتی آسانی سے مل سکے گی۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ پاکستان کو ویسی ہی بدظنی کرنی چاہیئے۔ جیسی کہ مشرقی پنجاب کی حکومت یا عوام کو ہے۔ لیکن جب ہم دیکھیں کہ ہمیں اپنی حفاظت کی طرف ہمسایہ ملک کی حرکات توجہ دلا رہی ہیں۔ تو ہمیں اس وقت تک آرام نہیں لینا چاہیئے۔ جب تک ہم اپنی حفاظت کے پورے پورے سامان نہ کر لیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری حکومت اور عوام چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے آپس میں جھگڑنے کی بجائے قومی ٹھوس اور اہم کاموں کی طرف توجہ دیں گے۔ تاکہ اس نازک زمانہ میں ہم عزت کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔

عید فنڈ

یہ فنڈ بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ ابتداء میں اس فنڈ میں عیدین کے موقعہ پر ہر ایک کمانے والے سے کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے اس مد کا چندہ وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن اب احباب جماعت اس چندہ کی اہمیت کو نظر انداز کرتے جا رہے ہیں۔

احباب و عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ اس فنڈ میں پہلے کی طرح کم از کم ایک روپیہ فی کس ہر کمانے والے سے وصول فرمائیں۔ سوائے غیر مستطیع احباب کے وہ جو کچھ دیں قبول کر لیا جائے۔ اگر یہ چندہ عید سے قبل فطرانہ کے ساتھ ہی وصول کر لیا جائے۔ تو انشاء اللہ خاطر خواہ طریق پر وصولی ہو سکتی ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ فنڈ خالص مرکزی ہے۔ اس لئے اس کی کل رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

نظارت بیت المال

مکتوب دمشق

تل ابیب کیا ہے؟

فوجی۔ تعلیمی۔ اور صنعتی مرکز

الفضل کے نامہ نگار خصوصی مقیم دمشق کے قلم سے

یہود اور عربوں کی باہمی موجودہ جنگ میں قارئین کرام کو تل ابیب کا نام کثرت سے مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ جنگی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عربی افواج اس شہر کو خاص طور پر نشانہ بنانا چاہتی ہیں۔ کیونکہ یہ شہر فلسطین میں یہودیوں کے لئے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس شہر کو دنیا میں سب سے اہم خصوصیت یہ حاصل ہے کہ اس شہر کی ساری آبادی خالص یہود پر مشتمل ہے۔ اگر اس شہر کو ملیا میٹ اور تباہ کر دیا جائے۔ تو یہود کی تمام چالیں ناکام ہو جائینگی۔ اس لئے صحبت امروزہ میں ہم اس یہودی مرکز کے متعلق بعض مختصر سی گفتگو یں اور معلومات قارئین کرام کے افادہ کے لئے درج کرتے ہیں

آبادی

تل ابیب کے معنے گلاب کے پھولوں کا ٹیلہ کے ہیں۔ کیونکہ قدرتی طور پر یہ شہر ایسے محل وقوع پر بنایا گیا ہے۔ جس سے اس شہر کو زینت ہو گئی ہے۔ یہودی ایجنسی نے اس شہر کی بنیاد ۱۹۰۹ء میں رکھی۔ دراصل تل ابیب کی بنیاد عربوں کے مشہور شہر یافا کے مقابلہ پر رکھی گئی تھی۔ تا یہود نئی تہذیب و تمدن کی روشنی میں اس شہر کا نقشہ بناتے ہوئے خارجی ممالک میں عرب اور یہود کی ترقی کی مثال دیتے ہوئے اپنے حق میں پروپیگنڈا کر سکیں۔

۱۹۱۹ء میں اس شہر کی آبادی صرف ۳۶۰۰ افراد پر مشتمل تھی۔ بوجہ بندرگاہ ہونے کے یہود اس شہر میں بڑی آسانی سے داخل ہو سکتے تھے۔ اور یافا عربی شہر کی ساری تجارت ان کے ہاتھ میں تھی۔ یہودی تجار کو ایکسپورٹ اور امپورٹ کے فن میں غیر معمولی طور پر مہارت حاصل ہے۔ اس تجارت نے اس شہر کی آبادی میں غیر معمولی اضافہ کیا۔ چنانچہ ۱۹۳۱ء میں ۴۶۰۰۰ ہزار آبادی اس شہر کی پہونچ گئی۔ اور اس کے دو سال بعد یعنی ۱۹۳۳ء میں ۸۰۰۰۰ ہزار اور ۱۹۳۷ء میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار تک پہونچ گئی۔ اور موجودہ وقت میں اسکی آبادی تین لاکھ کے قریب ہے۔

نقشہ

شہر کا نقشہ ایسے طور پر بنایا گیا ہے کہ ایک ہی وقت میں اسکو یہود کا فوجی مرکز بھی کہا جاسکتا ہے۔ اور اگر یہاں کے مدارس پر نگاہ دوڑائی جائے۔ تو اجنبی انسان اس شہر کو یہود کا تعلیمی مرکز گمان کرتا ہے۔ اور اگر تل ابیب کے سیاہ آسمان پر بیشمار کارخانوں۔ فیکٹریوں کے دھوئیں کی لکیریں دیکھی جائیں تو اسکو صنعتی اور تجارتی مرکز شمار کیا جاتا ہے۔ ۱۸۰۰ کنال کا رقبہ مختلف کھیلوں کے میدان کے لئے سمندر کے کنارے مخصوص کیا گیا ہے۔ پبلک سیرگاہیں اور باغیچے مختلف یورپین اور مشرقی ممالک کے نمونہ پر آراستہ کی گئی ہیں۔ جہاں مختلف ممالک کے یہودی اپنی پسند کے مطابق منتخبہ سیرگاہوں میں لطف اٹھاتے ہیں۔ شہر کے کئی حصوں میں مختلف تجارتی منڈیاں قائم کی گئی ہیں۔ یہودی مقاطعہ سے قبل مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک سے یہاں تجار آکر مال خریدتے تھے۔ یہودی تجار نے عربی منڈی کو فیل کر دیا۔ اور اس شہر کو تجارتی فروغ حاصل ہو گیا۔

اس شہر کی آبادی اور ترقی کے لئے یہودی ایجنسی نے ایک خاص سکیم یہ بھی تیار کی۔ کہ غریب یہودیوں کو مکان مہیا کرنے کے لئے ایک تعاونی کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ یہ کمیٹی غریب یہودیوں سے ان کی اقتصادی حالت و طاقت کے مطابق ماہوار قسط مقرر کرتی۔ اور ایک مدت معینہ کے بعد ملکیت کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا۔ ایک زراعتی کمیٹی کا قیام بھی کیا گیا۔ جس کا مقصد و حید تل ابیب کے ارد گرد عرب زراعت پر قبضہ کرنا تھا چنانچہ انگور، سنگترہ اور مختلف پھلوں کو یہودی تجار حاصل کرتے۔ اور یہود ان کو مختلف ممالک کی طرف ارسال کرتے۔ یہ وہ وجوہات ہیں۔ جس کی وجہ سے اس شہر کی حیرت انگیز ترقی ہوئی۔ اور دوسرے لفظوں میں یہ شہر مستقل طور پر سیاسی، اقتصادی اجتماعی طور پر عرب ممالک کے لئے خطرہ کا باعث ہو گیا۔ اور دوسری طرف عوام و خواص کا مرجع ہو گیا۔ بعض سیاحوں نے تو یہاں تک تحریر کیا ہے کہ مشرق کا سوئٹزرلینڈ تل ابیب ہے۔ حال ہی میں تل ابیب میونسپلٹی کے انجینیر مسٹر Y. Ben – Sira نے تل ابیب کے متعلق مضمون تحریر کیا ہے جس میں وہ رقمطراز ہیں۔ کہ اس شہر کا رقبہ اور نقشہ ایسے طور پر بنایا جا رہا ہے۔ کہ ایک طرف تو اسکی آبادی بڑھائی جاسکے۔ اور دوسری طرف اس آبادی کی غذائی ضروریات، اس شہر کے رقبہ سے ہی حاصل کی جائیں۔ نیز خطرہ کے پیش نظر مکانات زمین دوز بنائے جا رہے ہیں۔ ایک سیاح اس شہر کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ یہ شہر مستقل طور پر ایک منظم حکومت کا درجہ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرب حکومتیں اور جنگجو لیڈر اس شہر کو ہبا ء منثورا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تا یہود کی مرکزی پوزیشن کو ضائع کر دیا جائے۔ اور اگر ان کو اس امر میں کامیابی ہوگئی۔ تو یہود پر یہ ایک ایسی ضرب کاری ہوگی۔ کہ ان کا دوبارہ اٹھنا محال ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلامی مجاہدات میں سے روزہ رکھنا بھی ایک مجاہدہ ہے

"خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ صدقات حج۔ اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ان میں کوشش کریں۔ اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں۔ اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہیئے۔ کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہیئے۔ کہ نفلی روزہ کبھی رکھے۔ اور کبھی چھوڑ دے"۔ (بدر ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۷ء)

ہر رمضان میں کسی ایک روحانی کمزوری کو دور کرنے کا عہد کرنا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان کو چاہیئے کہ ہر رمضان میں اپنی کسی ایک کمزوری کے متعلق یہ عہد کر لیا کرے۔ کہ آئندہ میں اس سے بچوں گا۔ اور پھر اپنی پوری کوشش کے ساتھ خدا سے دعا کرتے ہوئے اس سے ہمیشہ کے لئے مجتنب ہو جائے۔ اس کے متعلق کسی سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اپنے نفس کے ساتھ خدا کو گواہ رکھ کر عہد باندھا جائے۔" (الفضل ۲۴ر دسمبر ۱۹۳۳ء)

بہترین مضمون پر انعام

الفضل مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۴۸ء میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اسلام اور مسئلہ ارتقاء پر بہترین مضمون لکھنے والے طالب علم کو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مبلغ ۱۵/- روپے بطور انعام پیش کئے جائیں گے چنانچہ آمدہ مضامین میں سے سید مجید احمد صاحب متعلم درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ کے مضمون کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ اور انعامی رقم جناب پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی معرفت ارسال کر دی گئی ہے۔ آئندہ مضمون کا اعلان [illegible] الفضل [illegible] ناظر تعلیم و تربیت

ماخوذین سندھ کے لئے درخواست دعا

سندھ میں ہمارے نوجوان ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان مخلص نوجوانوں میں سے بعض ذی عیال بھی ہیں۔ احباب ان کی باعزت رہائی کے لئے رمضان کے بابرکت مہینہ میں خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خاکسار: عبدالرحیم ناصر آباد سندھ

فلسطین کے معاملے میں اب آخری شعاع امید صرف برلن کی صورت حالات ہے وہ جوں جوں نازک ہوتی جائے گی۔ عرب کی اہمیت و وقعت امریکہ و برطانیہ کی نظر میں بڑھتی چلی جائے گی ——— حیدرآباد کی سرحدوں پر ۶ جولائی سے ۲۷ جولائی تک ہندوستان کی طرف سے ستائیس حملے ——— ہندوستان نے چاپلوسی مخالفت۔ بدگمانیوں کی تشہیر ہر طریق سے کشمیر کمیشن کو مرعوب کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ انڈونیشیا کا قضیہ از سر نو سلامتی کونسل میں۔ افغانستان کی طرف سے اگست کی تقریب میں شمولیت کے لئے سرحد کے ادبار شعراء اور صحافیوں کو دعوت۔

رفتار زمانہ
اسلامی ممالک کی سیاسیات کا ہفتہ وار جائزہ

(ثاقب زیروی)

فلسطین

ہر دن جو گزرتا ہے وہ اس شک کو یقین کے قریب کر دیتا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ فلسطین میں یہودی حکومت قائم کر کے رہینگے ثالث نے سلامتی کونسل کے ڈنڈے سے صلح کرا لی۔ لیکن عربوں کی شرائط کو ابھی تک درخور اعتنا نہیں سمجھا گیا۔ یہودیوں کی طرف سے صلح کی خلاف ورزیاں بدستور جاری ہیں۔ ایک دو واقعات کی تصدیق تو طوعاً یا کرہاً فوجی مبصروں کو بھی کرنا ہی پڑی ہے۔

اب عرب لیگ کمیٹی سوچ رہی ہے کہ شرائط پوری ہونے تک بیت المقدس سے فوجوں کو نہ ہٹایا جائے۔ دوسری طرف نام نہاد اسرائیلی حکومت کے وزیر خارجہ موسیو سرٹاک نے بھی ایسا ہی اعلان کیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ تحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ نے جو اگلے دن عرب لیگ کے سکرٹری جنرل عبدالرحمن عزام پاشا سے ملاقات کی تھی۔ اس میں یہودی مملکت کے قیام اور مسئلہ تقسیم پر پھر زور دیا ہے کیونکہ اس ملاقات کے بعد عزام پاشا اور شامی و لبنانی وزرائے اعظم کے بیانات انہی دو باتوں کے گرد گھومتے نظر آتے ہیں۔ عرب یہودی مملکت کو برداشت نہیں کریں گے۔ فلسطین کی تقسیم کو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

پچھلی صلح کی طرح اب بھی امریکہ کی طرف سے یہودیوں کو اسلحہ تو پہنچ رہا ہے اور یہودی آ رہے ہیں اور ایک تازہ انکشاف کے مطابق تو برطانی فوجیں جو ٹینک وغیرہ یہودیوں کو دے گئی تھیں۔ وہ بھی جنگ میں استعمال ہونا شروع ہو گئے ہیں

سب سے اہم مسئلہ ان مہاجرین کے دوبارہ بسانے کا ہے جنہیں خطرناک حالات کے پیش نظر اپنے وطن چھوڑنے پڑے۔ اب یہودی ان کی بجائے یہ چاہتے ہیں کہ دیگر عرب ریاستوں کے یہودی ان کی جگہ آباد کئے جائیں تاکہ فلسطین میں یہودیوں کی تعداد اور بھی زیادہ ہو جائے

یہ ایک ایسا اہم مناقشہ ہے جس کے قرائن غمازی کر رہے ہیں کہ اب فلسطین میں جب تیسری بار جنگ شروع ہوگی تو بنا ہی قضیہ ہوگا۔

شامی نمائندے کی ایک تجویز یہ بھی تھی کہ فلسطین کے قضیے کا تصفیہ بین الاقوامی عدالت انصاف سے کرایا جائے۔ گویا یہ بھی بڑی ہی ٹیڑھی کھیر تھی لیکن سلامتی کونسل نے اسے مسترد کر دیا ہے

فلسطین کے مسئلے میں اب آخری شعاع امید صرف برلن کی صورت حالات ہے۔ وہ جوں جوں نازک ہوتی جائے گی۔ عربوں کی اہمیت و وقعت امریکہ و برطانیہ کی نظر میں بڑھتی چلی جائیگی کیونکہ گذشتہ پچیس دن ہی میں تیل کی کمی کی وجہ سے دونوں حکومتوں کو اپنا مستقبل تاریک ہوتا نظر آنے لگا تھا۔ برطانیہ جو مغربی جمہوریت کی شاطرانہ چالوں میں اول نمبر پہ ہے اس چیز کو بھانپ چکا ہے کہ عرب انجام کار یہی حربہ استعمال کریں گے لہذا اس نے عرب مہاجرین کے معاملے کو سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا شوشہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ عرب سیاستدان اس سے بے خبر نہیں ہیں۔

حیدرآباد

استعماری قوتوں کو اپنے اقتدار کی رسہ کشی کے لئے ایک اور بازی گاہ ملنے والی ہے کہ حکومت نظام نے اپنے قضیے کو جمعیت اقوام میں لیجانے کا آخری فیصلہ کر لیا ہے۔

حیدرآباد کی پوزیشن نہایت خطرناک تھی کہ اس نے در جمعیت اقوام متحدہ کھٹکھٹانے کی جسارت کی۔ مگر کیا کرتا گذشتہ ہفتے کی ہندوستانی سامراج کی ریشہ دوانیاں ہی اتنی کافی ہیں کہ کوئی حکومت اپنے تحفظ کے لئے ادھر ادھر سر پیر مارے بغیر رہ ہی نہیں سکتی۔ معاشی ناکہ بندی کے علاوہ ۶ جولائی سے ۲۷ جولائی تک حیدرآباد کی سرحدوں پر ۲۷ حملے ہوئے۔ متعدد اسٹیشنوں پر اناج اور دیگر اشیاء کی ویگنیں روک لی گئیں۔ ریاست کے دیہات نزد لا زخمان آباد سارو اور گنڈم اور پلی نالگو میں فوجوں کی معرفت اودھم مچایا گیا۔ پھر نظام دوستی کے الزام میں جو سارے ہندوستان میں مسلمانوں کی پکڑ دھکڑ شروع ہے۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔ مستزاد یہ کہ ۲۴ جولائی کو ناناج نامی گاؤں پر مکمل تسلط جما لیا گیا یہ وہ حرکات ہیں۔ جنہوں نے حضور نظام کو مجبور کیا کہ وہ جمعیت اقوام میں جانے کے علاوہ برطانی مدبروں کو ان کے وعدے یاد دلانے کے ساتھ ملک معظم شاہ دولت شاہ برطانیہ سے بھی ہمدردی کی اپیل کریں۔ لیکن حکومت ہندوستان نے تو قدم قدم پر پہرہ لگا رکھا ہے۔ خطوط پہنچانے والے ایلچی کو روک لیا گیا کسٹم کے عام سپاہی نے اس کی تلاشی لی۔ اور جب اس حرکت پر شریف دنیا نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ تو کہہ دیا گیا کہ حکومت مشرقی ماؤنٹ کو بھی اقتدار کا حواری ہی جانتی تھی۔

آج برطانیہ کے دارالعوام میں مسئلہ حیدرآباد پر بحث ہوگی۔ حسب معمول برطانی پارلیمان کے دونوں حزب اپنی اپنی راگنی گائیں گے۔ اور دونوں فریق یہ بحث اور سوال و جواب سنکر اپنی اپنی جگہ پر یہ سمجھکر مطمئن ہو جائیں گے کہ شاید برطانیہ کی فلاں پارٹی تو میرے ہی غم میں گھلی جا رہی ہے۔

حیدرآباد سے ہمدردی کے سلسلے میں سب سے بہتر قدم جو اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ معاشی ناکہ بندی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے تمام اسلامی ممالک نے ہندوستان سے معاشی بائیکاٹ کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہو سکتا ہے ہندوستان اس فیصلے سے فوری طور پر مرعوب نہ ہو لیکن انجام کار اسے اپنی حرکات پر نادم ہونا ہی پڑے گا۔

پہلے کشمیر کے بارے میں پاکستان پر الزام لگایا جا رہا تھا کہ اس کی فوجیں وہاں لڑ رہی ہیں اور اب جب حیدرآباد کی طرف سے ناکامی ہوئی تو پھر سے یہی کہا جا رہا ہے کہ پاکستان گوا کی وساطت سے اسلحہ بھیج رہا ہے مقصد اس پروپیگنڈے سے یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح گوا سے بھی پرتگیزوں کو نکال کر اس اہم بندرگاہ پر قبضہ کر لیا جائے۔

بہرحال حیدرآباد کے امتحان کی مدت لمبی ہونے والی ہے ستمبر میں کہیں جا کر جمعیت اقوام کا پیرس میں اجلاس ہوگا۔ پھر کہیں شامی نمائندہ فارس الخوری اس قضیے کو پیش کریں گے۔ پھر اجلاس ملتوی ہوگا۔ سب کمیٹیاں بنیں گی۔ کمیشن جائے گا۔ رپورٹیں طلب ہوں گی۔ ورنہ جانے کیا کیا ہوگا خدا جانے کتنے سال لگیں۔ جمعیت اقوام کی نظر میں حیدرآباد کی وقعت و اہمیت کشمیر سے تو کم نہیں ہونی چاہیئے

مسئلہ کشمیر

کشمیر کمیشن نے اپنا ایک ہراول دستہ کو بھی ہندوستان کی جنگی صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا ہے جو مصروف کار ہے اس ہفتے قریباً روزانہ کمیشن کے اجلاس ہوتے رہے اور ان میں سب کمیٹی کی رپورٹ اور ان کے جواب میں حکومت ہندوستان کے بیان پر غور ہوتا رہا۔ اب کمیشن کراچی پہنچ رہا ہے یہاں بھی اپنے مجوزہ پروگرام کے مطابق پہلے غیر فوجی نمائندوں سے ملاقاتیں کریگا۔ پھر طلب کی جائیں گی اور پھر ایک ہراول پارٹی آزاد کشمیر علاقوں میں جنگی صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے بھیجنے کے بعد نئی دہلی جائیگا لیکن ابھی تک اس بات کا سراغ نہیں کہ آیا کمیشن آزاد گورنمنٹ کے نمائندوں سے بھی ملے گا یا نہیں کہ اصل فریق محارب تو وہ ہے

اس ہفتے میں کشمیر میں تمام محاذوں پر جنگ مجاہدین کے حق میں اس قدر بھاری رہا کہ ہندوستانی جی گھبرا اٹھے اور کشمیر کمیشن کی آمد کو پس پشت ڈالتے ہوئے بین المملکتی معاہدوں کو نظرانداز کرتے ہوئے آپ نے حسب معمول دروغ گوئی اور دھاندلی اور پاکستان کے خلاف الزامات بھی لگا دیئے سنجیدہ دنیا نے انہیں وقعت کی نظر سے نہیں دیکھا اور پاکستان کی وزارت خارجہ نے بھی اس امر میں یہی کہنا کافی سمجھا ہے کہ ان تقریروں کے اندر دروں کا خود بخود ہی انکشاف ہو رہا ہے لیکن ہم ان معقولیت سے عاری تقریروں سے اپنے اس نصب العین کو چھوڑ نہیں سکتے ہم نے اپنے مقدور کی انتہا تک خوشگوار تعلقات قائم رکھنے کی کوشش کرنے کے سلسلے میں جاری رکھا ہے۔

ہندیونین کا گراج بدستور اپنے دوہرے استعمال کر رہا ہے۔ ایک طبقہ کمیشن کی خدمت میں مصروف ہے دوسرا ڈکٹیٹرانہ تقریروں پر انگیختہ جذبات کا مظاہرہ کر رہا ہے سب جو سب سے زیادہ زہریلا ہے وہ بیرونی رائے کو بدلنے کے لئے پیش از وقت ہی بدگمانیاں کرنے اور غلط فہمیاں پھیلانے میں مصروف ہے تاکہ کمیشن کو ان کی روشنی میں اپنا بیان دینے میں آسانی ہو۔

ٹریبیون کے نامہ نگار خصوصی کا یہ کہنا

...گے اعلیٰ سیاسی حلقے کمیشن سے سر بسر مایوس ہیں ... کا کہنا ہے کہ کمیشن اپنی پشت پناہ سلامتی کونسل کی طرح پاکستان ہی کی طرف مائل ہے۔ اس پروپیگنڈے کے سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔

ہندوستانی خبر رساں ایجنسیاں یہ خبریں اڑا رہی ہیں کہ کمیشن کو کشمیر میں پاکستانی فوجوں کے براہ راست جنگ میں لڑنے کا یقین ہو چکا ہے۔ کمیشن کم از کم سات دن تک کراچی میں قیام کریگا ... پہنچنے تک صدارت کولمبیا کے رکن تک پہنچ جائے گی۔

ترکی

ترکی کے برطانوی و امریکی بلاک سے خواہ کیسے ہی تعلقات کیوں نہ ہوں۔ اسلامی اخوت ... رشتے نے اسے بھی بے چین کرنا شروع کر دیا ہے اور گذشتہ دنوں میں ترکی کے عوام نے اس بے چینی کا اظہار کئی طریقوں سے کیا ہے۔

پاکستان کے وزیر خزانہ سٹرلنگ بیلنس کے تصفیے کے بعد ترکی بھی جو تشریف لے گئے ہیں یہ اقدام ان دونوں ملکوں کے باہمی خوشگوار تعلقات کا ایک بین ثبوت ہے۔ ترکی کے سفیر کو پاکستان پہنچے ہوئے ۶ ماہ گذر چکے ہیں ... ابھی پاکستان کی طرف سے خیر سگالی کے جذبات کا باقاعدہ طور پر اظہار نہ ہوا تھا۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ دو اہم اسلامی ملکوں کے دو مقتدر ... کی یہ پرائیویٹ ملاقات بھی دشمنان اسلام کی ریشہ دوانیوں میں احتیاط سے کام لینے کی تلقین کرے گی۔

مصر۔ سوڈان اور شام

سوڈان کے متعلق مصری احتجاج کا حکومت برطانیہ نے باضابطہ ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔ فلسطین میں از سر نو جنگ شروع ہو جانے کی وجہ سے یہ تلخیوں بھی آزاد ہو کر برطانیہ کے گلے نہیں لگے۔ شام آجکل خاص طور پر دوسرے اسلامی ممالک میں دلچسپی لے رہا ہے۔ چنانچہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق جمعیت اقوام کے آئندہ ... میں منعقد ہونے والے اجلاس میں شام حیدر آباد کا معاملہ بھی پیش کرے گا۔ اس کے علاوہ شامی نمائندے فارس الخوری نے فلسطین کے مسئلے کو انصاف کی بین الاقوامی عدالت میں پیش کرنے کے جو تجویز پیش کی تھی۔ مصر اور دیگر تمام عرب ریاستوں کی طرف سے عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری عزام پاشا نے اس کا خیر مقدم بھی کیا ہے۔

افغانستان

برطانوی روزنامے کے اداریے کا ایک ایک لفظ صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ کہ جب تک افغانستان کو یہ معلوم ہے کہ پاکستان ہر سازش کو بزور دبانے کی اہلیت رکھتا ہے۔ وہ پٹھانستان کی کھلم کھلا تائید اور حکومت سرحد کی موجودہ پالیسی کی علی الاعلان مخالفت نہیں کرے گا۔ افغانستان میں اب پاکستان سے خیر سگالی اور قبائل سے خواہ مخواہ ہمدردی کے جذبات ایک ساتھ چل رہے ہیں۔ چنانچہ اب اس نے افغانستان و سرحد کے تعلقات کی تجدید و تسدید کے لئے ایک اور اقدام اٹھایا ہے۔ اور وہ ہے سالانہ تقریب کے موقعے پر سرحد کے ادیبوں صحافیوں اور شعرا کو دعوت۔ نہ جانے افغانستان اسلامی یکجہتی کے اصول کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ قبائلی نوازی کا ڈھونگ کب تک رچائے رکھیگا۔

ایران

ایران کے عوام آجکل پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے مسائل (خاصکر فلسطین) میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ حال ہی میں مصری سفیر مقیم ایران نے خوشگوار تعلقات کی بنا پر جن امیدوں کا اظہار کیا ہے۔ وہ بہت زیادہ خوش آئند ہیں۔ اسی ہفتے پاکستان کے ممتاز سیاسی رکن راجہ غضنفر علی خاں کو ایران میں بطور سفیر مقرر کیا گیا ہے اور وہ طہران کے لئے روانہ ہو چکے ہیں پاکستان کی طرف سے خیر سگالی کے جذبات کا یہ روشن ثبوت ہے کہ اس نے ایران کے ساتھ سیاسی رابطے کے لئے ایک ایسے ممبر کا انتخاب کیا۔ جس کی پاکستان کو بھی بہت زیادہ ضرورت تھی۔

انڈونیشیا

انڈونیشیا کا مسئلہ از سر نو سلامتی کونسل میں پیش ہو گیا ہے اور ڈیڈ لاک کے بارے میں کہ کون زیادہ اس کے پیدا کرنے کا موجب ہوا تقریریں بھی ہو چکیں۔ اب دوسرے نمائندوں کا تبصرہ باقی ہے۔ اس قضیئے میں بھی حسب معمول امریکی اور برطانوی مبصروں کا طریق کار وہی پرانا استعماری ڈھب کا ہے اور روس حسب مخالفت کے طور پر ان کے اس رویے کی مذمت و انکشاف الفاظ میں کر چکا ہے۔

ولندیزی حکومت اینگلو امریکن بلاک کی پشت پناہی سے فائدہ اٹھا کر جمہوریہ انڈونیشیا پر مسلط رہنا چاہتی ہے۔ حالانکہ حالات کا رخ اور واقعات کا تقاضا ان کے ارادوں کے برعکس ہے انڈونیشی یک زبان ہو کر اپنی آزادی کے مطالبے میں کوشاں ہیں اور حق پرست دنیا کی تائید بھی انہیں حاصل ہے۔

جمہوریہ انڈونیشیا اور سعودی عرب میں سفیروں کے تبادلے کا فیصلہ نہایت مستحسن ہے۔ اس سے ایک تو جمہوریہ کے لئے مشرق وسطی میں ہمدردیاں اور بڑھ جائیں گی۔ دوسرے یہ کہ آڑے وقت میں دونوں ملک ایک دوسرے کی امداد کرنے میں بھی کوئی باک نہ محسوس کریں گے۔

قائدین مجالس ضلع کا تقرر

ایک نہایت ضروری کام کے لئے بعض خدام کو عارضی طور پر ۳۱ جولائی ۴۸ء تک بعض اضلاع کی مجالس کا قائد مقرر کیا گیا تھا۔ اس میں اب کچھ تبدیلی کر کے نیا تقرر کیا جاتا ہے جو یکم اگست سے ۳۱ اکتوبر ۴۸ء تک قائم رہیگا۔

احباب جماعت اور قائدین مجالس مقامی ان سے پورا تعاون فرمائیں۔ نیا تقرر حسب ذیل ہے۔

قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات — ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم
〃 〃 شیخوپورہ — چوہدری انور حسین صاحب وکیل
〃 〃 لائل پور — خان مسعود احمد خان صاحب
نائب چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر
〃 〃 گوجرانوالہ — چوہدری ہارون الرشید صاحب
〃 〃 لاہور — چوہدری محمود احمد صاحب بی اے
〃 〃 جہلم — مستری عبد الرحیم صاحب قائد نائب چوہدری بشارت احمد صاحب بی اے
قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا — محمود الحسن صاحب قریشی
〃 〃 سندھ — میاں عبد الرحیم احمد صاحب نائب میر داؤد مظفر صاحب
〃 〃 پشاور — صوفی غلام محمد صاحب
〃 〃 راولپنڈی — صوبیدار عبد القیوم صاحب
〃 〃 سیالکوٹ — چوہدری شبیر احمد صاحب
〃 〃 منٹگمری — چوہدری ظفر علی صاحب
〃 〃 کوئٹہ — میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لیلۃ القدر اور اسکی دعا

احادیث سے ثابت ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تاک راتوں میں سے ایک رات ایسی مبارک رات ہے جس میں عبادت کرنا بہت بڑا درجہ رکھتا ہے قرآن کریم میں ہے۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر کہ اس رات میں عبادت کرنا ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور اس سے اس رات کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کی تلاش کے بارہ میں ہدایت فرمائی ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی تاک راتوں میں اسے تلاش کیا جائے۔ آنجناب کو یہ رات بتائی گئی تھی مگر دو شخصوں کے جھگڑے کی وجہ سے وہ رات بھول گئی۔ البتہ اس کی نشانی یاد رہ گئی۔ جن کا ذکر ان الفاظ میں ہے۔ وقد رایتنی اسجد فی ماء وطین من صبیحتھا (مشکوٰۃ صـ ۱۸۲) آنحضرت فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر کی صبح کو میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ گویا اس کی نشانی یہ ہے کہ اس رات بارش بھی ہوتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر میں لیلۃ القدر پاؤں تو اس موقعہ پر کیا دعا کروں۔ آنحضرت نے فرمایا یہ دعا کریں

"اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی" (مشکوٰۃ صـ ۱۸۲)

جسکا ترجمہ یہ ہے۔ اے اللہ تو بہت معاف کرنیوالا ہے۔ اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ پس مجھے معاف فرمائیے۔

پس ہمارے احباب کو چاہیئے کہ وہ لیلۃ القدر کی اہمیت کو سمجھیں اور آخری عشرہ جس میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ میں لیلۃ القدر کی تلاش کریں اور اس نازک وقت میں لیلۃ القدر کی دعا پڑھ کر اللہ تعالے کو راضی کر لیں۔

(قائمقام ناظر تعلیم و تربیت)

الحمد للہ :- خاکسار کے بھانجے عبد السلام کی کیمبرج میں امتیازی کامیابی پر بہت سے احباب نے مبارکباد کے خطوط مجھے لکھے ہیں۔ اور زبانی بھی مبارک کہی ہے۔ میں ایسے تمام احباب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز ان کا جنہوں نے اس کی کامیابی کے لئے دعائیں کیں فجزاھم اللہ احسن الجزا:- خوشی کی بات ہے کہ عاجز کا بچہ عزیز لطف المنان بھی میٹرک میں پاس ہو گیا ہے۔ الحمد للہ

(خاکسار:- فضل الرحمٰن حکیم مبلغ آمدہ از مغربی افریقہ)

صوبہ سندھ کی نئی راجدھانی

کراچی ۲۸ جولائی معلوم ہوا ہے کہ سندھ لیجسلیٹو اسمبلی کا ایک مختصر اجلاس سندھ کی راجدھانی کے قیام کے سوال پر غور کرنے کے لئے اگست کے تیسرے ہفتہ میں منعقد ہوگا

قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے گذشتہ سفر کراچی کے موقعہ پر کراچی میں مقامی لجنہ اماء اللہ کی درخواست پر خواتین سے خطاب فرماتے ہوئے ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی تھی۔ حضور کا یہ لیکچر جو مسلمان قوم اور افراد کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔ کتابی صورت میں بعنوان "قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں" شائع کیا گیا ہے

ہمارا فرض ہے کہ ہم نہ صرف خود ہی ان نصائح سے مستفیض ہو کر اپنے اندر قوت عمل پیدا کریں۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس کے ذریعہ بیدار کریں۔ اس لئے اس کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا ہمارے لئے ضروری ہے۔ عام اشاعت کے مد نظر قیمت ۳ ؍ فی نسخہ مقرر کی گئی ہے (علاوہ محصول ڈاک) کاغذ ولایتی ہے اور لکھائی چھپائی دیدہ زیب

ملنے کا پتہ:۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ عـــ۱۸ میکلیگن روڈ۔ لاہور

ہر احمدی کیسے موصی بن سکتا ہے؟

اگر والدین اپنے بالغ بچوں کو وصیت کی تحریک کریں:۔

خاوند اپنی بیویوں کو وصیت کی اہمیت بتائیں۔ اور بیویاں اپنے خاوندوں کو وصیت کرنے کے لئے تیار کریں۔ بھائی اپنی بہنوں کے یہ ذہن نشین کر دیں۔ کہ وصیت کرنا ہر احمدی کے لئے کیوں ضروری ہے۔ بہنیں اپنے بھائیوں کو یہ تحریک کریں۔ کہ اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فرمان ہے۔ کہ ہر احمدی وصیت کرے۔ بالغ اولاد اپنے والدین کے سامنے وصیت کے نظام کا نقشہ پیش کر کے وصیت کی تحریک کرے۔ تھوڑے ہی دنوں میں ہر احمدی خاندان موصی ہو سکتا ہے۔ جب ہر خاندان موصی ہو جائے گا۔ تو ہر احمدی موصی ہو جائے گا۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مجاہدین کشمیر کیلئے تحائف بھجوائیے

لاہور ۔ ۳۱ جولائی ۔ کشمیر کمیٹی کے سیکرٹری مسٹر ایم ۔ کے میر نے بتایا کہ ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن آف پاکستان کی کشمیر کمیٹی کا ایک وفد مسٹر ایم ۔ اقبال شیدائی کی قیادت میں مجاہدین کشمیر کیلئے عید کے تحائف لے کر محاذ کشمیر کو روانہ ہو رہا ہے ۔ یہ وفد عید بھی انہی مجاہدین کے ساتھ منائے گا ۔ جو اپنے اہل و عیال خویش و اقارب اور وطن سے دور ، برفانی پہاڑوں کی بلندیوں پر اور پہاڑی جنگلات اور عمیق غاروں میں بیٹھے پاکستان اور کشمیر کی ننگ و ناموس کے لئے سرگرم ستیز ہیں ۔

آپ نے آخر میں پاکستان کے صاحب استطاعت اور مخیر اصحاب سے اپیل کی کہ وہ اپنے تحائف گرم کپڑے ۔ بوٹ ۔ چپل ۔ صابن ۔ گڑ ۔ سگریٹ گرم موزے ۔ سویٹرز ۔ کمبل ۔ لیمپ ۔ تمباکو اور تفریح طبع کا دیگر سامان کشمیر کمیٹی کے دفتر واقع نرسنگ داس بلڈنگ مال روڈ پر روانہ کریں ۔ (نامہ نگار خصوصی)

پاکستان کے شعبۂ اقتصادیات کا مستحسن اقدام

کراچی ۳۱ جولائی ۔ حکومت پاکستان کے شعبۂ اقتصادیات نے مہاجرین کی بحالی اور دستکاروں وغیرہ کو کام مہیا کرنے کے سلسلے میں تین ادارے قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اول مہاجر دستکاروں اور اہل حرفہ کی آبادکاری کی کمیٹی ۔ دوسرا ادارہ مہاجرین کی آبادکاری کی مالیاتی کارپوریشن اور تیسرا ادارہ کاتنے اور بننے والوں کی ایسوسی ایشن ہے ۔ ان میں سے دوسرے ادارے کو فی الحال حکومت نے ایک کروڑ روپے کے سرمایہ سے شروع کیا ہے (نامہ نگار خصوصی)

مغربی پنجاب کے دریاؤں میں طغیانی

کھڑی فصلوں کو نقصان کا احتمال

لاہور ۳۱ جولائی ۔ وادی کشمیر میں موسلادھار بارش سے مغربی پنجاب کے دریاؤں کا پانی چڑھ گیا ہے ۔ جس سے دریاؤں کے کنارے کھڑی فصلوں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔ نواحی علاقوں میں مویشیوں کے اتلاف کی بھی اطلاع ملی ہے اس وقت زیادہ نقصان گوجرانوالہ ، مظفرگڑھ ۔ ڈیرہ غازی خاں اور جہلم کے علاقوں کو پہنچا ہے جہاں چناب کا پانی بہت چڑھ گیا ہے ۔ دریائے جہلم اور دریائے اٹک میں پانی چڑھ جانے سے تشویش پیدا ہو گئی ہے ۔

—— سیالکوٹ ۳۱ جولائی مغربی پنجاب ویونگ سکیم کے ماتحت ضلع سیالکوٹ میں ۷۵ سپننگ اینڈ ویونگ سوسائٹیاں قائم کی گئی ہیں جو آٹھ ہزار گز کپڑا تیار کر رہی ہیں ۔

جبتک حالات سدھر نہ جائیں کنٹرول اٹھانے کا عاقبت نااندیشانہ اقدام نہیں کیا جائیگا

جاگیرداروں سے زبردستی اناج چھیننے کی مہم

لاہور ۳۱ جولائی ۔ کل بعد دوپہر مغربی پنجاب کے وزیر سول سپلائیز سردار عبدالحمید دستی نے صحافیوں کی ایک کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ جن جاگیرداروں نے ابھی تک مطلوبہ مقدار اناج حکومت کے حوالے نہیں کیا اُن سے اب جبراً اناج چھینا جائے گا ۔ آپ نے بتایا ۔ جب تک ہمارے حالات کاملاً سدھر نہ جائیں ۔ کنٹرول اٹھانے کا عاقبت نااندیشانہ اقدام نہیں کیا جائے گا ۔

آپ نے بتایا کہ اناج کی وصولی کی رفتار گذشتہ دو ماہ میں توقع سے زیادہ سست رہی ہے مئی میں ہم نے ۹۲ ہزار ٹن وصول کرنے کا پروگرام مرتب کیا تھا ۔ لیکن وصول صرف ۵۷ ہزار چار سو ۶۸ ٹن ہوا ۔ جون میں ایک لاکھ ۹۰ ہزار ٹن کا کوٹہ مقرر کیا گیا تھا لیکن صرف نوے ہزار تین سو ۳۹ ٹن اناج وصول ہوا ۔ سردار عبدالحمید دستی نے یہ بھی بتایا کہ آپ کی صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت سے استدعا کی ہے کہ راشن بندی کے علاوہ علاقوں میں اناج کو ایک ضلع سے دوسرے ضلع لیجانے اور لانے کی اجازت دے دے ۔ نیز آپ نے یہ بھی انکشاف کیا کہ گرین سنڈیکیٹوں کا تجربہ ناکام رہا ہے ۔ لہٰذا انہیں ختم کر دیا جائے گا ۔ آپ نے کہا جب سے سنڈیکیٹیں بنی ہیں ۔ عوام خراب اناج کی شکایتیں کر رہے ہیں ۔

وزیر سول سپلائز نے کہا گذشتہ افراتفری کی وجہ سے مغربی پنجاب میں گو ہزاروں ایکڑ اراضی کو کام نہیں لایا جا سکا تھا ۔ پھر بھی اس سال ہم نے ۲ لاکھ ٹن زیادہ گندم پیدا کی ہے ۔ آپ نے کہا ہم گندم کی فروخت پر محکموں کے خرچ سے زیادہ منافع حاصل نہیں کرتے ۔

آخر میں سردار عبدالحمید دستی نے کہا ۔ ہماری ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں ۔ ہمارے صوبہ پر صوبہ سرحد و بلوچستان ۔ پاکستانی فوج ۔ مہاجرین جموں و کشمیر اور کیمپوں میں مقیم مہاجرین کو خوراک بہم پہنچانے کے علاوہ کچھ اناج ہندوستان کیلئے بچانے کا بھی بار ہے تاکہ اُسی کے بدلے میں ضروری اشیاء حاصل کی جا سکیں ۔ (نامہ نگار)

پارلیمنٹ میں حیدرآباد کے مسئلہ پر ہنگامہ خیز بحث

حیدرآباد ایک خودمختار ریاست ہے اور وہ اقوام متحدہ کی رکن بن سکتی ہے

مسٹر چرچل اور مسٹر ایٹلی میں تلخ کلامی

لندن ۳۱ جولائی ۔ پارلیمنٹ میں حیدرآباد کے مسئلہ پر دو گھنٹہ تک بحث ہوئی ۔ جس میں مسٹر ایٹلی وزیر اعظم مسٹر چرچل کی تقریر سے برافروختہ اُٹھے اور ان کے اس چیلنج سے حزب مخالف کے لیڈر کا قبل از وقت وہم ہے کہ ہندو جو بھی کرتا ہے غلط کرتا ہے گرما گرمی پیدا ہو گئی ۔

مسٹر چرچل نے اس پر گرج کر کہا کہ وہ اس چیلنج کا جواب دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ یہ ایک شرمناک اتہام ہے شور و شغب کے درمیان مسٹر چرچل نے مسٹر ایٹلی سے مطالبہ کیا کہ وہ ان اتہام کو واپس لیں ۔ لیکن مسٹر ایٹلی اپنے بیان پر ڈٹے رہے ۔

وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے کہا کہ مقررین کو اس امر کا احساس کرنا چاہئے ۔ کہ وہ کوئی ایسی بحث نہ چھیڑیں جو ہندوستان اور پاکستان کے حق میں نقصان رساں ہو ۔ دونوں مملکتیں آزاد ہو چکی ہیں ۔ اس لئے اب ان کے معاملہ کو اس ایوان کے سامنے ہرگز نہیں لایا جا سکتا ۔

مسٹر چرچل لیڈر حزب مخالف نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس نئے مسئلہ پر اس خیال سے غور لازمی ہے کیونکہ اس کا اثر ہمارے امور داخلہ پر پڑنے کا احتمال ہے ۔

یہ بات بہت ہی غیر موزوں سی ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے اتنے کم نوٹس سے مجھ پر اپنی پالیسی کا انکشاف کیا ۔ حزب مخالف کا لیڈر ہونے کی حیثیت سے چار روز قبل میں نے ایک خط وزیر اعظم کو تحریر کیا تھا کہ میں اس مسئلہ کو ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں ۔ تاکہ ان وعدوں کا اعادہ کیا جا سکے ۔ جو ہم نے ان ریاستوں سے کر رکھے ہیں جس کا اثر برطانیہ کی نیک نامی پر پڑنے والا ہے مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ حیدرآباد اور کشمیر کی ریاستوں کے مستقبل کا فیصلہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب سے کیا جائے گا ۔ اس کی بنیاد ہر بالغ کو ووٹ دینے پر ہو گی ۔ میرے نزدیک یہ اس مسئلہ کا حل ہے کیونکہ یہ ایک ایسا حل ہے ۔ کہ کوئی بھی جمہوریت نواز اعتراض نہیں کر سکتا لیکن میں نے اپنے خط میں یہ واضح کیا تھا کہ اس مسئلہ کی اس لئے زیر بحث لایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ خون نہ بہایا جائے اور ہم نے جو وعدے کئے ہیں وہ برقرار رہیں ۔ لیکن آج مجھے یہ حیرانی ہوئی ہے کہ مسٹر ایٹلی مجھے خط کے ذریعہ مطلع کرتے ہیں کہ ان امور پر غور نہیں کیا جا سکتا ۔ مسٹر ایٹلی نے جواب میں کہا ۔ میں نے یہ واضح کیا تھا کہ ہم سیکورٹی کونسل کے ممبر ہیں ۔ اس لئے ہمیں اس کے فیصلے کا احترام کرنا پڑیگا میں نے ان امور کے متعلق یہ تجویز نہیں کیا کہ ہمیں اپنے وعدوں پر بحث نہیں کرنی چاہیئے ۔ مسٹر چرچل نے اس پر کہا کہ مثال کے طور پر اگر کوئی تباہی ہوئی ہے یا ایک مملکت دوسری مملکت سے اُلجھ جاتی ہے ۔ یا دونوں مملکتوں میں تصادم ہوتا ہے تو کیا دُنیا میں صرف یہ ایوان ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں اس مسئلہ پر بحث نہیں ہو سکتی ۔ وزیر اعظم نے اپنے خط میں تسلیم کیا ہے ۔ کہ ہم اپنے وعدوں پر بحث کر سکتے ہیں ۔ تو کیا ہم ان اطلاعات پر اپنے خیال کا اظہار کئے بغیر اپنے وعدوں پر بحث کر سکتے ہیں ۔

جو ان وعدوں

کو پورا کرنے میں محد و معاون ثابت ہوں اور جو علیحدہ نہ کئے جا سکتے ہوں ۔

مسٹر سیلون لائیڈ نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ ہم پچھلے جھگڑوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ۔ سب سے پہلے حیدرآباد کے مسئلہ پر غور کرتے ہیں ۔ کیا ہم نے ہندوستان کو آزادی کے قانون میں ریاستوں کو یہ حق نہیں دیا تھا کہ وہ جو فیصلہ چاہیں کریں ۔ حیدرآباد کے معاملہ کو لیجئے ۔ جس کی مکمل ناکہ بندی کی جا چکی ہے ضروریات زندگی کی ترسیل بالکل بند ہے ۔ ڈاک پر سنسر ہے حیدرآباد نے پچاس لاکھ سٹرلنگ کا جو سامان خریدا ہے وہ بمبئی میں پڑا ہے اور اس کی ترسیل رکی ہوئی ہے ۔ روئی اور کوئلہ بھی شاید نہ بھیجا جا سکے ریزرو بنک کو اس امر کی اجازت نہیں کہ غیر ملکی کرنسی جاری کر سکے ۔ تمام حیدرآباد کے اردگرد فوج متعین ہے ۔ ایک ایسی ریاست جہاں ماضی میں بہترین نظم و نسق برقرار تھا ۔ جہاں فسادات نہ ہوئے ۔ آج اس ریاست میں فرقہ وارانہ جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کوئی شخص جسے ہندوستان سے ہمدردی ہو اس سے یہ معاملہ تشویش سے کسی صورت خالی نہیں کیا جو صورت حالات پیدا کی جا رہی ہے وہ مسٹر گاندھی کے نظریہ کے عین مطابق ہے کیا یہ کس طریق پر کہا جا سکتا ہے کہ حیدرآباد سے جو وعدے کئے گئے تھے ۔ وہ پورے کئے جا رہے ہیں ۔ ذرا اندازہ لگائیے ۔ مہذب دُنیا کیا اندازہ لگائے گی اگر کیبنٹ ایبو فاؤنڈ لینڈ کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے یہی طریقہ استعمال کرے تو یقین ہے کہ لوگوں میں تشویش اور سراسیمگی پھیلے گی ۔ مجھے توقع ہے کہ یہ معاملہ اقوام متحدہ کے سامنے رکھا جائیگا ۔ کیا یہ حیرانی کی بات نہیں اور دوسرے مقررین حکومت سے یہ نہیں پوچھ سکے کہ وہ اپنے نمائندہ کو کیا ہدایت اس سلسلہ میں دیں گے ۔